



سوال

(489) کیا عورت اپنے چہرے سے بال اتار سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علی پور سے اسرار احمد سوال کرتے ہیں کہ حدیث میں عورت کے لیے ماتھے کے نوچنے کی ممانعت آتی ہے کیا عورت مونچھوں کے بال اتار سکتی ہے؟ کیوں کہ اس جگہ بال بد نما لگتے ہیں نیز کیا غیر ضروری بالوں کی صفائی کے بعد غسل کرنا لازمی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنے حسن کو نکھارنے کے لیے بہت سے مصنوعی اور غیر فطری امور سرانجام دیتی تھیں چنانچہ ایسا کرنا دین اسلام کے مزاج کے خلاف تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام امور پر پابندی لگاتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو سرمہ بھرنے اور بھروانے والی ہیں غیر ابرو کے بال نوچنے والی حسن کی خاطر دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والی اور اللہ کی ساخت کو تبدیل کرنے والی ہیں۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عورت کو اپنی ساخت و خلقت تبدیل کرنا جائز نہیں ہے البتہ کسی تکلیف کے پیش نظر تبدیل لائی جا سکتی ہے اسی طرح اگر عورت کے چہرے پر داڑھی آجائے یا مونچھیں آگ آئیں تو ان کا نوچنا بھی جائز نہیں ہے۔ (فتح الباری: 10/377)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حسن کی خاطر ابرو کے بال نوچنے حرام ہیں تاہم اگر عورت کی داڑھی یا مونچھیں آگ آئیں تو ان بالوں کو زائل کرنا حرام نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک مستحب ہے۔ (شرح مسلم: 14/106 طبع مصر)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ شرط لگائی ہے کہ ایسا کرنے سے پہلے اپنے خاوند سے اجازت لی جائے، (فتح الباری)

ہمارے نزدیک اس طرح کی پابندی لگانا درست نہیں کیوں کہ اس سے ایک تو عورتوں کی نسوانیت مجروح ہوتی ہے پھر یہ پابندی اس حدیث کی زد میں بھی آتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مردوں جیسی شکل و شبہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اس لیے مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ عورتوں کے لیے مونچھوں وغیرہ کا زائل کر دینا جائز ہے اور اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے نیز غیر ضروری بالوں کی صفائی کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں کیوں کہ یہ بال پلید نہیں ہیں البتہ صفائی اور نظافت کے پیش نظر غسل کر لیا جائے تو بہتر ہے۔ (واللہ اعلم)



ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 488